رکھ لیں ۔ معافی بھی مانگ لیں ۔ لیکن معاف کرنے والا ' معاف نہ کرے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کوئی سپیل نکالے گا ۔ معاف کرانے کی جتنی تاکید ہے ' اتنی ہی تاکید مسلمان بھائی / بہن کا عذر قبول کرنے اور اس کو معاف کر دینے کی بھی ہے ۔ یہ یک طرفہ معاملہ نہیں ۔

آپ ڈاکٹر نہ ہوتیں ' کوئی خدا ترس عورت ڈاکٹر نہ ہوتی ' تو عورتیں کیا سارا علاج ناخدا ترس ڈاکٹروں سے کراتیں ۔ اور کون انسان ڈاکٹر ایسا ہو گا کہ اس کے بس سے باہر اسباب کی وجہ سے یا خطا کی وجہ سے کوئی علاج ناکام نہ ہو جائے ۔ پھر تو سارا شعبہ طب ہی بند کرنا ہو گا ۔

كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا کو یاد رکھیں ۔ خدمت خلق سب سے بڑی عبادت ہے ۔ اس کو آپ چھوڑنے کا ہرگز نہ سوچیں ۔ پھر آپ تحریک سے متعلق ہیں ' ڈویژن کی ناظمہ ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ دو ہی پیشے ' انبیا کے کام سے مشابہ ہیں : ایک معلم کا ' دوسرا ڈاکٹر کا ۔ بس حقوق العباد کے بارے میں اپنی حس اور اضطراب کو زندہ رکھیے ' اپنا احتساب کرتی رہیے ' اپنی پیشہ ورانہ مہارت بھی بڑھایئے ' استغفار کو اپنا شعار بنا لیجیے ۔ ہر علاج کے بعد اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور استغفار فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پر عمل کیجیے ۔ علاج کامیاب ہو تو بھی ' ناکام ہو تو بھی ۔

میری رائے میں آپ کو اپنے اوقات کی تحدید کا حق حاصل ہے ۔ ہاں آپ کے علم کے لحاظ سے ' ایمرجنسی ہو تو ہر وقت دیکھنا چاہیے ' اور یہ آپ کرتی ہی ہیں ۔ (خرم مراد)

عورت کی ملازمت

میری بیوی ایف ۔ اے ہے اور جدید طرز زندگی سے کسی نہ کسی حد تک متاثر ہے ۔ وہ چاہتی ہے کہ کوئی سرکاری ملازمت کرے مگر میں اس بات کا حامی نہیں ہوں ۔ میرا خیال ہے کہ روزمرہ کے اخراجات خدا کے فضل و کرم سے پورے ہو رہے ہیں ۔ میں ملازمت کر رہا ہوں ۔ ساتھ ذاتی میڈیسن کی چھوٹی سی دکان ہے ۔ مگر ان کا خیال ہے کہ اپنے ہاتھ سے کماؤں اور خرچ کروں ۔ وہ اپنی بات منوانے کے لیے وقت بے وقت جھگڑتی رہتی ہیں ۔ ہمارے خدا کے فضل سے دو بچے بھی ہیں ۔ میرے سسرال والے بھی میرے حامی ہیں ۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے ۔ کوئی راہ نمائی فرمایئے ۔

عورت کا معاش کے لیے کام کرنا شرعاً ممنوع نہیں ۔ لیکن بہرحال اس کا اصل مقام گھر ہے ' اور بچوں کی تربیت ہے ۔ اس لیے جب تک کوئی معاشی ضرورت نہ ہو کہ اس کی کمائی کے بغیر اخراجات پورے نہ ہوں ' یا وہ خود کفالت کی ذمہ دار ہو ' یا اس کے پاس ایسی صلاحیت نہ ہو جس کی مخلوق خدا محتاج ہو ' مثلاً ڈاکٹری یا تعلیم ' اس وقت تک ' میرے نزدیک ' اس کا گھر سے باہر کمائی کے لیے نکلنا سخت ناپسندیدہ ہے ' الا یہ کہ وہ بالکل فارغ ہو ' اور گھر میں بیٹھی صرف مکھیاں مارتی ہو ۔

جو عورت صرف ایف اے ہے ' اس کے دو بچے بھی ہیں ' گھر کا خرچ بھی بخوبی چل رہا ہے ' اب

کے پاس فارغ وقت ہے تو مطالعے ' خدمت خلق ' تبلیغ دین وغیرہ میں گزارے جس کا اجر ابدی ہے۔ پھر جب شوہر ساری ضروریات پوری کر رہا ہو ' اور بطریق احسن کر رہا ہو ' اور گھر سے نکل کر کام کرنے کا مخالف ہو ' تو یہ اور بھی ناپسندیدہ ہے۔

آپ کے پاس تو ایک ہی راستہ ہے۔ صبر اور تحمل ' نرمی اور شفقت سے سمجھائیں اور اس کے فارغ اوقات میں اس کے لیے مفید اور دلچسپ مشاغل تلاش کریں۔ (خ - م)

ادب کے لیے کھڑے ہونا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف لاتے تو صحابہ کرام کو کھڑا ہونے سے منع فرماتے۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ جب استاد کلاس روم میں داخل ہوتا ہے تو طلبہ بامر مجبوری کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ شرعی لحاظ سے غلط نہیں ہے؟

کسی کے لیے کھڑا ہونا ناجائز نہیں ہے۔ نبی کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کے درمیان تعلق کی جو نسبت تھی ' اس کی بنا پر اگر صحابہ کے حضورؐ کے لیے کھڑا ہونے کی سنت قائم ہو جاتی تو پھر یہ بعد میں آنے والوں کے لیے فتنہ کا سبب بنتی۔ دراصل جہاں کوئی کبر یا تفاخر یا طلب جاہ میں چاہے کہ دوسرے لوگ کھڑے ہوں ' یا جہاں لوگ خوشامد یا کسی کی کبریائی کے اظہار کے لیے کھڑے ہوں ' وہ ممنوع ہوگا۔ جہاں ادباً یا محبتاً کھڑا ہونا ہو ' وہاں اجازت ہو سکتی ہے۔ حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اگر شاگرد مجبوراً کھڑے ہوتے ہیں ' اور استاد کبر کی وجہ سے خواہاں ہوتا ہے کہ کھڑے ہوں ' تو یہ جائز نہ ہوگا۔ امریکہ میں ' جہاں میں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے ' ایسی کوئی روایت نہ تھی ' طلبہ بیٹھے رہتے تھے۔ (خ - م)

ترجمان ری پرنٹس سروس

ترجمان میں شائع ہونے والے اہم مضامین کے ری پرنٹس ارزاں نرخ پر دستیاب ہیں۔

فروری کے اشارات: تقویٰ کی زندگی ' کامیابی کی زندگی ۔/۵۰ روپے سیکڑہ